تاجکستان کے معزز مہمان سید عبداللہ نوری نے جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی رائے بک میں اپنے تاثرات یوں رقم فرمائے

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ اما بعد!

جامع دارالعلوم حقانیہ اور اس کے مقدس و متبرک مقامات اور یہاں کے علماء اور علمی اشخاص کی زیارت کرنے پر اپنے آپ کو خوش نصیب سمجھتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ دین اسلام اور شریعت محمدیہ مزید پھیلے گی اور مجھے یہاں کے جذبات اور معاونت کے احساسات دیکھ کر یقین ہوگیا ہے کہ ہم مسلمانان ماوراء النہر تنہا نہیں ہیں بلکہ پاکستان کے برادران اسلامی اعلاء کلمۃ اللہ میں ہمارے معاون اور پشتیبان ہیں۔

یہاں کے طلبہ کو دیکھ کر مجھے یہ بھی یقین حاصل ہوا کہ مسلمانوں میں تفرقہ پراگندگی اور باہمی ناچاکیاں ختم ہوں گی میں اپنے بزرگ بھائی اور عالم و فاضل شخصیت مولانا سمیع الحق کا شکرگزار ہوں کہ انہوں نے جہاد تاجکستان میں ہمارے ساتھ کسی بھی قسم کی امداد اور قربانی کرنے سے دریغ نہیں کیا امید ہے کہ وہ آئندہ بھی ہماری مدد کرتے رہیں گے اور ہمیں تنہا نہیں چھوڑیں گے ہم امید رکھتے ہیں کہ حق کو فتح و غلبہ اور باطل کو شکست حاصل ہوگی۔

سید عبداللہ نوری نہضت اسلامی تاجکستان

(بقیہ صفحہ نمبر ۴۸ سے)

نہیں پیدا ہو سکتی جو دلیل و برہان کی قوت سے لوگوں کے سینوں میں پیدا ہوتی ہے۔ اس لیے ارشاد ہے۔

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ (نحل۔۱۶)

تو لوگوں کو اپنے پروردگار کے راستہ کی طرف آنے کا بلاوا حکمت و دانائی کی باتوں کے ذریعہ سے اور اچھی طرح سمجھا کر دے اور مناظرہ کرنا ہو تو وہ بھی اچھی طرح کر۔

(بقیہ صفحہ نمبر ۴۴ سے)

مطابق یہ این جی اوز غریب لوگوں کا دوسروں پر انحصار یا ان کی محتاجی ختم کرنے کے لیے شاذ ہی کام کرتی ہیں۔

اس کے برعکس ان امدادی اداروں کی اکثریت بیچ بیچ کے غریب لوگوں کے مسائل سے لاتعلق ہے اور ان لوگوں کو پیروں پر کھڑا کرنے سے ان اداروں کو کوئی دلچسپی نہیں۔ ایسی مثالیں بھی ہیں کہ پوری کی پوری آبادیاں (مثلاً قینی اور ہانگ گنج) کسی ایک یا دوسری این جی او کی اس حد تک دست نگر بن چکی ہیں کہ ان این جی اوز کی بیچ بیچ رعایا بیگاری ہوکر رہ گئی ہیں۔ کئی بنگلہ دیشی مبصرین نے اس صورت حال کو نہ صرف شرمناک قرار دیا ہے بلکہ یہ شکنجہ تو روایتی ہندو بنیئے کے مایاجال سے بھی زیادہ شرارت آمیز ہے۔